Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعہ — قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ ⁂ ۱۰ صلح ۱۳۵۴ہش ⁂ ۱۰ جنوری ۱۹۷۵ء | نمبر ۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۰ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

دل کی دھڑکن کچھ زیادہ ہے ویسے عام طبیعت پہلے سے بہتر ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازئ عمر کے لئے توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ مبارکہ بخاری جہلم کی والدہ محترمہ کراچی میں غنودگی اور منہ پکنے کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خداوند کریم انہیں صحت و تندرستی سے نوازے۔ آمین

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ابراہیمی برکات و فیوض کے حصول کا طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء میں فرمایا:-

"محرومی کا سب سے پہلا اور بڑا ذریعہ اَنَا (انکار) ہے اور پھر تکبّر ہے۔ آہ! اس سے بڑھ کر کسی شخص کی بدنصیبی اور کیا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے ایک ہادی معلّم اور مزکّی کو معزز بنا کر بھیجتا ہے اور یہ اس کا ساتھ نہیں دے سکتا اور ان فیضانوں اور برکات سے جو اس کی معیّت اور صحبت سے ملنے والے تھے محروم رہ جاتا ہے۔ فرمانبرداری ہاں خدا کی فرمانبرداری ایسی راحت بخش اور زندہ جاوید بنانے والی دولت ہے جس نے آج تک اور ابد الآباد تک ابراہیم کو زندہ رکھا۔ آج ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار تم ہر ایک گھر میں دیکھ سکتے ہو۔ ایک غریب سے غریب آدمی بھی قربانی کا گوشت کھاتا ہے جو اس کی یادگار کو تازہ رکھتا ہے۔ یہ قربانی بتاتی ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنی جان اور مال تک سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دریغ نہیں کیا۔ پس جب تک انسان ابراہیمی رنگ اختیار نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے عزیز مال اور جان تک کو جو دراصل اسی کا بھی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہی کا ہے نثار کر دینے کے لئے شرح صدر سے تیار نہیں ہو جاتا اُس وقت تک وہ ان برکات اور فیضانوں کو پا نہیں سکتا جو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملے۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۲۲۶)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگئ قلب سے ہوتی ہے

بامُراد وہی ہوگا جو اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے

"سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اِس لئے دِل کا رجوع تام اس کی طرف ہونا ضروری ہے۔ اب دیکھو کہ ہزاروں مساجد ہیں مگر سوائے اِس کے کہ ان میں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے؟ ایسے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت یہودیوں کی حالت تھی کہ رسم اور عادت کے طور پر عبادت کرتے تھے اور دل کا حقیقی میلان جو کہ عبادت کی رُوح ہے ہرگز نہ تھا اِس لئے خدا تعالیٰ نے اُن پر لعنت کی۔ پس اِس وقت بھی جو لوگ پاکیزگئ قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے ہیں ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگئ قلب سے ہوتی ہے اِسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰہَا وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰہَا کہ وہی بامُراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے اور جو اسے پاک نہ کریگا بلکہ خاک میں ملا دے گا یعنی سفلی خواہشات کا اُسے مخزن بنا رکھے گا وہ نامُراد رہے گا۔ اِس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے کہ خُدا تعالیٰ کی طرف آنے کے لئے ہزارہا روکیں ہیں اگر یہ نہ ہوتیں تو آج صفحۂ دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا نہ عیسائی سب کے سب مسلمان نظر آتے۔ لیکن ان روکوں کو دُور کرنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے وہی توفیق عطا کرے تو انسان نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے۔ اِس لئے آخر کار بات پھر اسی پر آ ٹھہرتی ہے کہ انسان اسی کی طرف رجوع کرے تا کہ قوّت اور طاقت دیوے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۹، صفحہ ۲۹۰)

پبلشر:- مسعود احمد ⁂ پرنٹر:- سید عبدالحی ⁂ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ⁂ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیٰ

اسلام نے عاجزی اور انکسار پر بھی زور دیا ہے اور محبت و ایثار پر بھی!

تم ایک طرف خود کو لاشی محض سمجھو اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق الٰہی میں مستانہ وار زندگی گزارو،

ہماری زندگی کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہر شخص خدائے واحد و یگانہ کو پہچانے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا قائل ہو

خدا کرے کہ ہم اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں تا انسان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا وارث بن جائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۵ فتح ۱۳۵۳ ہش (۲۵ دسمبر ۱۹۷۴ء) بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ

مرتبہ:- مکرم محمد یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دوست جانتے ہیں کہ میں لمبے عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہوں۔ ۲۶ نومبر کو بیماری کا پہلا حملہ ہوا تھا۔ پھر اس کے بعد دوبارہ حملہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب بیماری قابو میں ہے لیکن ابھی تک ایلوپیتھک کے ڈاکٹر جو انیٹی بائیوٹک قسم کی زہریلی دوائیں دیتے ہیں وہ میں کھا رہا ہوں۔ کچھ تو بیماری کے نتیجہ میں اور کچھ ان دوائیوں کے استعمال کی وجہ سے بہت کمزوری محسوس کرتا ہوں بعض دوستوں کا تو مشورہ تھا کہ میں عید کے اس اجتماع میں شامل نہ ہوں تاکہ جلسہ سالانہ کے کام پر اس کا اثر نہ پڑے لیکن میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کا جو موقع دے اس سے فائدہ اٹھا لینا چاہیئے اور مستقبل کو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ اس لئے میں یہاں آ گیا ہوں۔

دوست دعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس جلسہ سالانہ کی عظیم ذمہ داریاں مجھے بھی اور آپ کو بھی نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسلام نے ہمیں جن عبادتوں کے بجا لانے کا حکم دیا ہے اُن میں بنیادی طور پر دو پہلو پائے جاتے ہیں۔ ایک پہلو ہے عاجزی اور انکسار کا اور دوسرا پہلو ہے محبت اور ایثار کا۔ کسی عبادت میں ایک پہلو نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے اور کسی دوسری عبادت میں ایک دوسرا پہلو نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے مثلاً ہماری نمازوں میں عاجزی اور انکسار کا پہلو نمایاں ہوتا ہے اور حج کی عبادت میں محبت اور ایثار کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ یوں تو ہر عبادت میں ہر دو پہلو پائے جاتے ہیں مگر جہاں نمایاں ہونے کی بات ہے یا زور دینے کی بات ہے ان میں سے کوئی نہ کوئی پہلو کسی نہ کسی عبادت میں نمایاں ہوتا ہے

آج ہم جو عبادت بجا لا رہے ہیں یا اس صورت میں بھی کہ مکہ پہنچ کر حج کے ارکان بجا لاتے ہیں یا ایسی شکل میں کہ ہمارے دل وہاں پہنچنے کے لئے تڑپتے تو ہیں مگر ہم وہاں پہنچ نہیں سکتے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے ہم بعض دوسرے ایسے کام کرتے ہیں، جن کا ہم سے وقت تقاضا کرتا ہے اور اُن کے نتیجہ میں ہم وہاں نہیں پہنچ سکتے۔ یعنی ایسے حالات جن میں انسان مکہ میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ جو لوگ وہاں پہنچ گئے اُن کا حج قبول ہوا یا جو وہاں نہیں پہنچ سکے اُن کا ارادہ حج قبول ہوا کیونکہ

قبولیتِ حج کا تعلق

تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے اور جو علم غیب اللہ تعالیٰ کو ہے اُس کا علم انسان کو ہو ہی نہیں سکتا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ خود بتائے اور بعض دفعہ اللہ تعالیٰ بتاتا ہے۔

میں نے شاید پہلے بھی ذکر کیا تھا، ایک دفعہ ایک بزرگ نے حج کے موقعہ پر مکہ میں کشفی حالت میں یا رؤیا میں دیکھا کہ فرشتے آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ باتوں باتوں میں ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس دفعہ حج کے موقعہ پر کس قدر لوگوں کے حج قبول ہوئے ہیں تو اُسے بتایا گیا کہ ہوا تو کسی ایک کا بھی قبول نہیں، ہاں شام میں ایک شخص ہے، یہ اُس کا نام ہے اور فلاں جگہ رہتا ہے وہ حج کے لئے آیا تو نہیں لیکن اللہ تعالےٰ نے اُس کے حج کو قبول کیا اور (شاید یہ بھی کہا کہ) اس کی وجہ سے اور بہت سے لوگوں کے حج بھی قبول ہوئے۔ اس بزرگ کو بڑی جستجو پیدا ہوئی چنانچہ وہ شام پہنچے اور اُس گلی میں گئے جہاں وہ شخص رہتا تھا۔ اُس کے دروازے پر دستک دی اور پوچھا کہ بات کیا ہے۔ میں نے تمہارے متعلق یہ

رؤیا دیکھی ہے

اُس نے کہا کہ بات یہ ہے کہ مجھے ساری عمر حج کی خواہش رہی۔ میرا غریب گھرانہ ہے۔ میں نے پیسہ پیسہ جوڑ کر حج کے لئے زادِ راہ کا انتظام کیا۔ میں حج پر جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ ایک دن میری بیوی کو جو حاملہ تھی ہمسائے کے گھر سے گوشت کے پکنے کی خوشبو آئی۔ بعض دفعہ حاملہ عورت کو کسی چیز کے کھانے کی بڑی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ ڈاکٹر بھی کہتے ہیں کہ اس کی خواہش پوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنی چاہیئے ورنہ بچے کی صحت پر اثر پڑے گا چنانچہ میری بیوی نے مجھے کہا کہ ہمسائے کے گھر سے گوشت مانگ کر لاؤ۔ چونکہ اسلام نے ہمسایہ کے بڑے حقوق رکھے ہیں ہم بھی ان حقوق کو ادا کرتے تھے۔ ہماری آپس میں دوستی تھی اور ہمسائیگی کے لحاظ سے آپس میں بڑے اچھے تعلقات تھے۔ میں اپنے ہمسایہ کے گھر گیا اور دروازے پر دستک دی۔ ہمسایہ کی عورت نے دروازہ کھولا۔ میں نے بتایا کہ اس طرح تمہارے گھر سے گوشت کی خوشبو آئی ہے اور میری بیوی کہتی ہے کہ جاؤ لیکر آؤ میں نے گوشت کھانا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ہمارے لئے وہ گوشت جائز ہے لیکن تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔ اس لئے میں وہ کھانا تمہیں نہیں دوں گی۔ میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے کہ تمہارے لئے تو گوشت جائز ہے مگر ہمارے لئے جائز نہیں۔ کہنے لگی کئی روز سے ہم پر فاقے آ رہے تھے، کھانے کو کچھ نہیں مل رہا تھا، بچے بھوک کے مارے تڑپ رہے تھے۔ میرا خاوند باہر گیا، دیکھا ایک گدھا تا مرا پڑا ہے۔ اس نے

اضطراری حالت میں

اس کا گوشت کاٹا اور اپنے بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے لے آیا جسے ہم نے پکایا ہے۔ یہ اضطراری حالت ہماری تو ہے، تمہاری نہیں۔ اس لئے تمہارے لئے یہ گوشت جائز نہیں ہے۔ جب میں نے اپنے ہمسائے کی غربت اور افلاس کی یہ حالت دیکھی تو میں واپس اپنے گھر گیا اور حج پر جانے کے لئے میں نے جو رقم اکٹھی کر رکھی تھی وہ ساری لاکر اپنے ہمسائے کو دیدی اور کہا کہ حرام نہ کھاؤ حلال کھاؤ۔ تو دیکھو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس شخص کا حج قبول کیا جو حج پر جا ہی نہیں سکا بلکہ اُس کے اس اخلاص کے نتیجہ میں بعض دوسرے لوگوں کی جو حج پر گئے تھے بہت سی کمزوریاں معاف کر کے اللہ تعالیٰ نے اُن کا حج بھی قبول کر لیا۔

پس قبولیتِ حج اور چیز ہے اور ادائیگی فریضہ حج اور چیز ہے۔ محض حج ہی نہیں بلکہ ہر عبادت کا یہی حال ہے۔ اسی لئے اسلام نے عاجزی اور انکسار پر بھی زور دیا اور محبت و ایثار پر بھی۔ گویا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک طرف تم خود کو لاشئی محض سمجھو اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق میں مستانہ وار اپنی زندگیاں گزارو۔ چنانچہ اس موقعہ پر مستانہ وار زندگی کا یہ نمونہ ایک ظاہری علامت ہے لیکن اس کے پیچھے

ایک عظیم صداقت

چھپی ہوئی ہے اور وہ یہ کہ اس فریضہ حج، اس عاشقانہ عبادت کو اللہ تعالیٰ نے "ذبح عظیم" کا بھی نام دیا ہے۔ اس عبادت کا ذبح عظیم کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ ذبح عظیم کا لفظ ہمیں اس صداقت سے متعارف کرواتا ہے کہ دُنبے ذبح کرنا کوئی چیز نہیں اور طواف کرنا کوئی چیز نہیں اور حجر اسود کا بوسہ دینا کوئی چیز نہیں۔ **اصل چیز اللہ تعالیٰ کے پیار میں اس کے حکم کو ماننا ہے**۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ وہ طواف کرتے ہوئے جس وقت حجر اسود کا بوسہ لیتے تھے تو ساتھ یہ فقرہ کہا کرتے تھے کہ میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں لیکن خدا کہتا ہے کہ میں تجھے بوسہ دوں اس لئے بوسہ دیتا ہوں۔

درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ سے بنیاد رکھی گئی تھی ایک عظیم تربیت کی اور یہی وہ تربیت ہے جس نے عشق کی مستی میں

ذبح عظیم کا نمونہ

دنیا کے سامنے پیش کیا۔ میں نے اپنے بعض خطبوں میں پہلے بھی بتایا تھا کہ بعثت نبوی سے اڑھائی ہزار سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ مستقبل کی صداقتیں بتائی گئی تھیں اور جس قسم کے ایثار پیشہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم مشن کی کامیابی کے لئے چاہیئے تھے اُن کی تیاری کے لئے ہدایتیں دی گئی تھیں جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ایک بچے کو ذبح کرنے پر آمادگی ظاہر کی تو اگرچہ یہ بھی بظاہر ایک بہت بڑی قربانی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو پکڑا اور جھنجھوڑا اور کہا کہ تم یہ کیا کر رہے ہو (خدا تعالیٰ نے فرمایا) مجھے ایک جان کی ضرورت نہیں مجھے تو اُن قوموں کی ضرورت ہے جو میرے نام پر اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں چنانچہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے اڑھائی ہزار سال تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آیا۔ اُن کی اولاد میں بھی نبی ہوئے اور ان کے علاوہ بھی نبی آئے جنہوں نے انسان کی رُوحانی استعدادوں کو عروج پر پہنچانے کی کوششیں کیں اور ذہنِ انسانی کو

قبولیتِ رسالتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے لئے تیار کیا اور پھر جس وقت حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکیلی آواز بلند ہوئی اور آپؐ نے دُنیا کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمہیں اپنے پیار کے لئے چُنتا ہے اور یہی میری بعثت کی غرض ہے۔ اگر تم نجات چاہتے ہو تو تمہیں خدا تعالیٰ سے پیار اور محبت اور عشق کا مظاہرہ کرنا پڑے گا اور اس کی علامتیں اپنے وجود میں ظاہر کرنی پڑیں گی۔ چنانچہ آپؐ کے صحابہؓ نے آپؐ کی آواز پر دیوانہ وار لبیک کہا۔ وہ سر پھرے، پاگل اور مجنون نہیں تھے جو نہتے بدر کے میدان میں نکل کھڑے ہوئے تھے۔ نہ وہ لوگ پاگل تھے جنہوں نے مکی زندگی میں تکالیف اُٹھائیں۔ نہ ہم اُن لوگوں کو مجنون کہہ سکتے ہیں جنہوں نے کسریٰ اور قیصر جیسی عظیم طاقتوں سے ٹکر لی تھی۔ اُن کی غرض کسریٰ کی دولت نہ تھی، اُن کا مقصد قیصر کے خزانے نہ تھے اُن کا مقصد یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے اگر وہ خود اور اُن کی نسلیں بھی قربان ہوتی ہیں تو یہ ایک سستا اور سچا سودا ہے۔

پس یہی وہ ذبح عظیم ہے جس کی طرف آج کی عبادت ہمیں متوجہ کر رہی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے قومیں آئیں جن کا تعلق صرف عرب کے ساتھ نہ تھا بلکہ کچھ عرصہ کے بعد افریقہ کے لوگ بھی آگے بڑھے۔ آخر وہ افریقن ہی تھے جو سپین میں اُترے تھے۔ اُن کا بھی یہی مقصد تھا کہ سپین میں

خدائے واحد و یگانہ کا نام

بلند کیا جائے۔ اندھیروں میں بسنے والوں کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن و احسان سے آشنا کیا جائے اور لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کے نور سے منور کیا جائے۔ جو لوگ ساحلِ سپین پر اُترے تھے اُنہوں نے وہاں اپنی کشتیاں جلا دی تھیں اور اسلام کے لئے قربان ہونے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی۔ یہ ایک انسان کی یا یہ ایک اسماعیلؑ کی قربانی نہ تھی بلکہ ساری قوموں کی قربانی تھی اور یہی وہ ذبح عظیم ہے جس کے لئے اُن کو بڑی کامیابی کے ساتھ تیار کیا گیا تھا۔ وہ مُٹھی بھر تھے مگر جہاں بھی گئے اسلام کا جھنڈا بلند کر دیا۔ جس آدمی نے دولت کمانی ہو، جس نے ہیرے اور جواہرات حاصل کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بنانا ہو وہ اپنے منصوبہ کو اُس وقت عمل میں لاتا ہے جب ظاہری حالات میں دُنیوی طور پر کامیابی کا یقین ہوتا ہے مثلاً چین کی موجودہ حکومت ہے جس وقت چین کی موجودہ قیادت آزادی کے لئے اور اپنے آئیڈیل کے حصول کے لئے جنگ کر رہی تھی اگرچہ اُس نے یہ تحریک ایک لمبے عرصہ سے شروع کر رکھی تھی لیکن یہ نمایاں ہو کر ۲۹ء سے ۴۹ء تک بیس سال جدوجہد کرتی رہی۔ اس عرصہ میں

تحریکِ آزادی کے قائدین

اور قائدین نے لوگوں کو یہ ہدایت دے رکھی تھی کہ اپنے دشمنوں سے اُس وقت تک جنگ نہیں لڑنی جب تک تمہاری کامیابی یقینی نہ ہو۔ اگر کامیابی یقینی نہ ہو تو اِدھر اُدھر ہو جاؤ اور دشمن سے جھڑپیں نہ لو۔ صرف اسی پر بس نہیں کی بلکہ انہوں نے یقینی کامیابی کا معیار یہ ٹھہرا رکھا تھا کہ فرق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی وقت حملہ کیا جائے جب دشمن سے تعداد میں دوگنے ہوں۔ اگر دشمن تعداد میں برابر ہے تب بھی حملہ نہیں کرنا اور دشمن سے جنگ شروع نہیں کرنی۔ یہ ہے وہ دماغ جو دنیا میں اپنے اقتدار کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے لیکن جس نے خدا تعالیٰ کا نام بلند کرنا ہو وہ تعداد کو نہیں دیکھتا۔ اسلام کی تاریخ گواہ ہے کہ تیس ہزار مسلمانوں نے تین لاکھ کا مقابلہ کیا۔ یرموک کے میدان میں مسلمانوں کے مقابلے میں دشمن کی تعداد ایک اور دس کی نسبت سے تھی مگر پھر بھی مسلمان پیچھے نہیں ہٹے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بدر کے معرکے میں آپؐ کے ساتھ مٹھی بھر لوگ تھے جن کے پاس تلواریں مانگی ہوئی تھیں۔ ان کے پاس نہ زرہیں تھیں اور نہ سواریوں کے لئے جانور۔ وہ پیدل گئے تھے ان کے پاؤں میں چھالے پڑ گئے تھے۔ وہ کس غرض کے لئے وہاں گئے تھے؟ آیا روسا کے ملک کی تلواریں چھیننے کے لئے وہاں گئے تھے؟ عقل کہتی ہے کہ نہیں! اُن کے اپنے حالات بتاتے ہیں کہ نہیں!! صرف ایک

محبت اور عشقِ الٰہی

تھا جو اُن کے سینوں میں موجزن تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا چاہتے تھے۔ خود اپنے لئے وہ کچھ نہیں چاہتے تھے۔

آج ہم بھی ہیں اور تم سبھی اس لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ دنیا کے اموال سے کوئی غرض نہ رکھیں، دنیا کے اقتدار اور سیاست سے کوئی غرض نہ رکھیں بلکہ دین کی سربلندی کے لئے ایسی زندگیاں گزارنے والے بن جائیں۔ ہم دنیا کی ہر تکلیف برداشت کرکے دنیا کے کونے کونے میں خدا تعالیٰ کی توحید کو قائم کریں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہر جگہ گاڑ دیں۔ لوگوں کے ذہنوں، اُن کی عقل اور فراست کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے منور کر دیں۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ باری کے مظہرِ اتم تھے، آپؐ کا وجود روحانی لحاظ سے کامل اور مکمل تھا، آپؐ کے

حُسن و احسان کے جلوے

مخلوق پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ یہ آپؐ کا عظیم احسان ہے پس آپؐ کے حُسن و احسان کے جو جلوے ہم نے دیکھے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ جلوے ہمارے دوسرے بھائی بھی دیکھیں۔

غرض ہماری زندگیاں دنیا کے لئے نہیں اور نہ دنیا کے اموال جمع کرنے کے لئے ہیں۔ نہ ہماری زندگیاں دنیا کی سیاست کے لئے ہیں اور نہ دنیا کے اقتدار کے لئے۔ نہ ہماری کوششیں دنیا کی وجاہت کے لئے ہیں اور نہ دنیوی عزت کے لئے۔ ہماری زندگی عاجزی اور انکساری کے لئے ہے۔ ہماری زندگی خدا تعالیٰ کی محبت اور اُس کے عشق میں اپنے لمحات گزارنے کے لئے ہے۔ ہماری زندگی اس لئے اور صرف اس لئے ہے کہ ہم دنیا کے ہر شخص کے پاس پہنچیں اور اُسے اسلام کے پیش کردہ خدائے واحد و یگانہ سے روشناس کرائیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو محسنِ اعظم کی حیثیت سے دنیا کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اُن کی صداقت کا قائل کروائیں تاکہ وہ بھی

خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث بنیں

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن و احسان کے جلوے انکی زندگیوں میں بھی نظر آنے لگیں۔

یہ ہے ہماری زندگی اور یہ ہے ہمارا مقصد جو دنیا سے، دنیا کی آنکھ سے، دنیا کے خیالات سے اور دنیا کے حالات سے بالکل مختلف اور متضاد ہے اس لئے دنیا آپ کو پہچانتی نہیں اور چونکہ وہ آپ کو پہچانتی نہیں اسلئے آپ کو اس سے گلہ ہی کیا ہے۔ آپ نے تو اپنا ہر سانس خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے لینا ہے اور آپ نے اپنی طاقت کا ہر ذرہ خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے خرچ کرنا ہے۔ آپ کو کسی سے کیا شکوہ اور کیا گلہ۔ پس آپ ایک مقصد سامنے رکھیں۔ نہ دائیں دیکھیں اور نہ بائیں۔ آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کے عشق کی ایک آگ ہونی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فارسی کے ایک شعر میں فرمایا ہے کہ میرے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کی آگ بھڑک رہی ہے۔ میرے وہ ساتھی جو ابھی محبتِ الٰہی میں خام ہیں اور خدا کے عشق میں پختہ نہیں وہ دُور ہٹ جائیں کہیں جل نہ جائیں۔

پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ پختہ بنیں اور دوسروں کو پختہ بنانے کی کوشش کرتے رہیں کیونکہ یہ ایک نسل کی ذمہ داری نہیں اور نہ ہی ایک نسل اسے کامیابی کے ساتھ پورا کر سکتی ہے۔ ایک نسل کے بعد دوسری نسل نے اس ذمہ داری کو نباہتے چلے جانا ہے۔ یہ وہ اہم فریضہ ہے جس کی ابتداء حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوتی اور جس کے اندر شدت اور جوش حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ پیدا ہوا۔ ہم نے اسی شدت اور جوش کے ساتھ خدا تعالیٰ کے عشق و محبت کی آگ کو اپنے اندر اور اپنے باہر پیدا کرنا ہے تاکہ وہ دوسروں کے لئے روشنی کا کام دے اور ہمارے لئے فنا فی اللہ کے مقام تک پہنچانے کا ذریعہ بنے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا واسطہ بن جائے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے۔ خدا کرے کہ اس کوشش میں ہم کامیاب ہو جائیں آپ بھی اور میں بھی کہ خدا تعالیٰ کا پیدا کردہ ہر انسان اپنے خالق و مالک ربِ کریم کو پہچاننے لگے اور اس کی رحمتوں کا وارث بن جائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا

اب ہم دُعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمتیں ہمارے شاملِ حال ہوں۔ ہماری زندگی اور اس کے ہر پہلو کو خدا اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے اور وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے اور ہمیں کبھی بے سہارا نہ چھوڑے۔ آؤ دُعا کرلیں۔

اجتماعی دعا کے بعد فرمایا:۔ سب دوستوں کو عید مبارک ہو۔ ایک بات میں اور کہنا چاہتا ہوں دوست اسے بھی توجہ سے سُن لیں کہ یہ جلسہ کوئی دُنیوی اکٹھ تو نہیں خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر، دینِ محمدی کی باتیں سُننے کے لئے اس نیت کے ساتھ ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں کہ ہم ان پر عمل بھی کریں گے اور یہی

انسانی زندگی کی حقیقت

ہے۔ آدھی حقیقت کو دُنیا بھولے رہتی ہے مگر آپ کو نہیں بھولے رہنا چاہیئے کیونکہ انسان کی بقاء کے لئے، انسان کی حیات کے قائم رہنے کے لئے، انسان کی ترقیات کے لئے، انسان کی کامیابیوں کے لئے ایک نہیں دُو چیزوں کی ضرورت ہے اور کسی ایک کو بھی ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ایک ہے تدبیر یعنی کوشش کرنا مثلاً ایک طالب علم ہے اگر وہ پڑھے نہ تو کامیاب نہیں ہو سکتا۔ لیکن جس قدر اہمیت تدبیر کو حاصل ہے اس سے زیادہ اہمیت کا حامل دوسرا حصہ ہے اور وہ دُعا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احباب جماعت سے فرمایا کہ تم اپنی تدبیر اور دُعا کو کمال تک پہنچاؤ تا فلاحِ دارین حاصل کر سکو۔ جلسہ کے ان ایام میں دوست یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اسلئے کثرت سے دُعائیں کریں نیکی کی باتیں کریں نیکی کی باتیں سُنیں۔ بھائیوں سے ملیں۔ دوستیاں مضبوط کریں۔ رشتہ داریوں کو مستحکم کریں اس نیت کے ساتھ کہ ہم نے بنیانِ مرصوص بنکر غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیاب بنانا ہے۔

پس دوست بہت دُعائیں کریں۔ آج کے ماحول میں نعرے نہ لگائیں اور دُعاؤں میں وقت گزاریں۔ گردنیں جھکائی رکھیں۔ عاجزانہ راہوں کو اختیار کریں اور اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت کی آگ کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے بھی اپنی کوششوں میں کامیاب کرے۔ تدبیر و دُعا ہر دو کی توفیق عطا کرے اور ان کو قبول کرے اور اپنی قدرت سے ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے حق میں انکے بہترین نتائج نکالے۔ ایک دفعہ پھر سب کو عید مبارک ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شانِ قرآن مجید

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل

(۴)

بے نظیر کتاب

قرآن مجید کی چوتھی فضیلت یہ ہے کہ وہ ایک بے نظیر کتاب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدی معجزہ ہے جیسا کہ قرآن مجید کا چودہ سو سالہ چیلنج ہے کہ:-

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا

(بنی اسرائیل ۸۹)

یا رسول اللہ ان سے کہدیں کہ اگر تمام انسان اور تمام جن اس قرآن کی نظیر لانے کے لئے جمع ہو جائیں تو پھر بھی وہ اس کی نظیر لا نہیں سکیں گے۔ خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں۔

ھل من معارض کا نقارہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام براہین احمدیہ میں اس قرآنی چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں، اپنی حکمتوں، اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں، اپنے لطائف و نکات، اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اس کی خوبیوں کو قرار دے دیا ہے۔ بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور اپنا بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پہ پیش کر رہا ہے۔ اور بلند آواز سے ھل من معارض کا نقارہ بجا رہا ہے اور دقائق حقائق اس کے صرف دو تین نہیں جس میں کوئی نادان شک بھی کرے بلکہ اس کے دقائق تو بحر ذخار کی طرح جوش مار رہے ہیں اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں...... یہ وہ متحقق اور بدیہی الثبوت صداقت ہے کہ جو تیرہ سو برس سے برابر اپنی روشنی دکھلاتی چلی آتی ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۵ حاشیہ ۱۱)

ملفوظات میں فرماتے ہیں:-

"آپ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت، کیا باعتبار ترتیب مضامین، کیا باعتبار تعلیم کیا باعتبار کمالاتِ تعلیم، کیا باعتبار ثمرات تعلیم غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآنِ شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶)

قرآن شریف کا بلیغ نقشہ

پورا قرآن مجید تو ایک طرف، حضرت مسیح موعودؑ نے سورۃ فاتحہ کی نسبت بھی دعویٰ فرمایا:-

"قرآن شریف تو ایک بہت بڑا سمندر ہے۔ کوئی بات اگر نکالنی ہو تو چاہیئے کہ سورۃ فاتحہ میں بہت غور کرے کیونکہ یہ ام الکتاب ہے اس کے بطن سے قرآن کریم کے مضامین نکلتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۱ء بحوالہ تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ ۱۔ شائع کردہ ادارۃ المصنفین ربوہ)

نیز فرمایا:-

"سورۃ فاتحہ مجمل طور پر تمام مقاصد قرآن شریف پر مشتمل ہے گویا یہ سورت مقاصد قرآنیہ کا ایک ایجاز لطیف ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۸۸ حاشیہ ۱۱)

اسی طرح فرمایا:-

"سورۃ فاتحہ جو قرآن شریف کا باریک نقشہ ہے اور ام الکتاب بھی جس کا نام ہے خوب غور کرو کہ اس میں اجمالی کے ساتھ قرآن کریم کے تمام معارف درج ہیں۔"

اسی اعجازی خصوصیت کی بناء پر حضور علیہ السلام کو سورۃ فاتحہ سے بے انداز محبت و عقیدت تھی۔ چنانچہ ایک شخص کا بیان ہے کہ:-

"میں نے ایک دفعہ آپ کو قادیان سے بٹالہ تک بیل گاڑی میں سفر کرتے دیکھا۔ آپ نے قادیان سے نکلتے ہی قرآن شریف کھول کر سامنے رکھ لیا اور بٹالہ پہنچنے تک جس میں بیل گاڑی کے ذریعہ کم و بیش پانچ گھنٹے لگے ہونگے آپ نے قرآن شریف کا ورق نہیں الٹا اور انہی سات آیتوں (سورۃ فاتحہ) کے مطالعہ میں پانچ گھنٹے خرچ کر دیئے"

(سلسلہ احمدیہ مؤلفہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ [illegible])

۵ فروری ۱۹۰۱ء کا واقعہ ہے کہ قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے لڑکوں کا میچ تھا۔ حضرت اقدسؑ کے ایک صاحبزادہ نے بچپن کی سادگی میں کہا۔ ابا تم کرکٹ پر نہیں گئے؟ حضور اس وقت تفسیر فاتحہ لکھنے میں مصروف تھے۔ فرمایا

"وہ تو کھیل کر واپس آجائیں گے مگر میں وہ کرکٹ کھیل رہا ہوں جو قیامت تک قائم رہے گا۔"

انعامی طریق فیصلہ

حضور نے سورۃ فاتحہ کے جو حقائق و معارف بیان فرمائے ہیں وہ پونے چار سو صفحات پر مشتمل ہیں اور بہت روح پرور ہیں۔ حضور نے سورۃ فاتحہ کی نسبت یہ انعامی طریق فیصلہ پیش فرمایا کہ:-

"توریت اور انجیل قرآن کا کیا مقابلہ کریں گی اگر صرف قرآن شریف کی پہلی سورت کے ساتھ ہی مقابلہ کرنا چاہیں یعنی سورۃ فاتحہ کے ساتھ جو فقط سات آیتیں ہیں اور جس ترتیب انسب اور ترکیب محکم اور نظام فطرتی سے اس سورۃ میں صدہا حقائق اور معارف دینیہ اور روحانی حکمتیں درج ہیں ان کو موسیٰ کی کتاب یا یسوع کے چند ورق انجیل سے نکالنا چاہیں تو گو ساری عمر کوشش کریں تب بھی یہ کوشش لاحاصل ہو گی۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۱۶)

اس طریق فیصلہ کے لئے آپ نے ۵۰۰ روپیہ انعام بھی مقرر فرمایا۔ یہ جون ۱۸۹۷ء کی بات ہے اس کے ۶۹ سال بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ۱۵ مارچ ۱۹۶۶ء کو یہ اعلان فرمایا کہ:-

"ہم اس رقم سے سوگنا زیادہ یعنی پچاس ہزار روپیہ دینے کو تیار ہیں بشرطیکہ کوئی شخص سورۃ فاتحہ میں بیان شدہ حقائق و معارف اپنی کتب کے مجموعہ میں سے پیش کر کے دکھلا دے۔"

(الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۲)

مگر آج تک کسی کو سورۃ فاتحہ کے بے مثال نکات معرفت اپنی مذہبی کتابوں میں سے پیش کرنے کی جرأت نہیں ہو سکی۔

مرے پکڑنے پہ قدرت تجھے کہاں صیاد
کہ باغ حسن محمد کی عندلیب ہوں میں

عالمگیر کتاب

قرآن کریم کی پانچویں فضیلت یہ ہے کہ پہلی سب الہامی کتابیں مختص القوم مختص الزمان اور مختص المقام تھیں مگر قرآن مجید ایک دائمی اور عالمگیر شریعت ہے۔ جیسا کہ خداوند عزوجل قرآن شریف میں فرماتا ہے:-

تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۝

(الفرقان ۲)

یعنی وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان اپنے بندہ پر اتارا ہے کہ وہ سب جہانوں کے لئے ہوشیار کرنے والا ہے۔

پھر فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ" (السباء: ۲۹)

ہم نے تجھ کو اے رسول! تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

زبردست قرآنی معجزہ

یہاں کافۃً للناس کے الفاظ ہیں جو زبردست قرآنی معجزہ ہیں جنہوں نے عصائے موسیٰ کی طرح بابیت اور بہائیت جیسی سحر بجمل کا جادو پاش پاش کر دیا ہے وجہ یہ کہ کفت الشئی کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ کسی چیز کو اس طرح جمع کیا جائے کہ اس کا کوئی حصہ باہر نہ رہے۔ (اقرب) پس اس آیت میں بالواسطہ طور پر پہلے سے خبر دی گئی ہے کہ بعض لوگ قرآنی شریعت کی بجائے دوسری شریعت لانے کی کوشش کریں گے مگر ان کا دعوےٰ سراسر باطل ہوگا کیونکہ قیامت تک پیدا ہونے والا ہر شخص خواہ وہ کسی ملک یا خطہ کا بسنے والا ہو خواہ مشرقی ہو یا مغربی اسود ہو یا ابیض ایشیائی ہو یا یورپین ایرانی ہو یا تورانی وہ قیامت تک قرآن مجید کی شریعت اور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دائرہ رسالت میں شامل رہے گا کیونکہ وہ سب اصول جن پر نجات موقوف ہے صرف قرآن شریف میں محفوظ ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

پھر فرماتے ہیں:

"تمام خیر اور بھلائی قرآن میں ہے بجز اس کے اور کسی جگہ سے بھلائی نہیں مل سکتی۔"

(تذکرہ ایڈیشن ۱۹۶۹ صفحہ ۹۰)

عالمگیر اقوام متحدہ کا تخیل قرآن میں

قرآن مجید کی عالمگیر کتاب ہونے کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ یہی کتاب ہے جس نے سورہ حجرات میں پہلے ہی سے ایک عالمگیر اقوام متحدہ کا تخیل پیش کر رکھا ہے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" اور "نظام نو" میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اسی طرح یہ خصوصیت قرآن ہی کو حاصل ہے کہ اس نے وحدت اقوامی کی بنیادیں چودہ سو سال قبل رکھدی ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

"سب کے بعد قرآن شریف آیا جو ایک عالمگیر کتاب ہے اور کسی خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام قوموں کے لئے ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف ایک ایسی امت کے لئے آیا جو آہستہ آہستہ ایک ہی قوم بننا چاہتی تھی سو اب زمانہ کے لئے ایسے سامان میسر آ گئے ہیں جو مختلف قوموں کو وحدت کا رنگ بخشتے جاتے ہیں۔ باہمی ملاقات جو اصل جڑ ایک قوم بننے کی ہے ایسی سہل ہو گئی ہے کہ برسوں کی راہ چند دنوں میں طے ہو سکتی ہے اور پیغام رسانی کیلئے وہ سبیلیں پیدا ہو گئی ہیں کہ جو ایک برس میں کسی دور دراز ملک کی خبر نہیں آ سکتی تھی وہ اب ایک ساعت میں آ سکتی ہے زمانہ میں ایک ایسا انقلاب عظیم پیدا ہو رہا ہے اور تمدنی دریا کی دھار نے ایک ایسی طرف رخ کر لیا ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اب خدا تعالیٰ کا یہی ارادہ ہے کہ تمام قوموں کو جو دنیا میں بکھری ہوئی ہیں ایک قوم بنا دے اور ہزارہا برسوں کے بچھڑے ہوؤں کو پھر باہم ملا دے اور یہ خبر قرآن شریف میں موجود ہے اور قرآن شریف نے ہی کھلے طور پر یہ دعوےٰ کیا ہے کہ وہ دنیا کی تمام قوموں کے لئے آیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

"قُلْ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا"

یعنی تمام لوگوں کو کہدے کہ میں تم سب کے لئے رسول ہو کر آیا ہوں اور پھر فرماتا ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ"

یعنی میں نے تمام عالموں کے لئے تجھے رحمت کر کے بھیجا ہے"

(چشمہ معرفت صفحہ ۹)

قرآن اور یہود کی عارضی حکومت

یہاں ہم قرآن مجید کے اس زبردست نشان کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگرچہ فلسطین پر اسرائیلی حکومت کے ظالمانہ اقتدار و تسلط نے اسلام اور قرآن کے بین الاقوامی مذہب ہونے کے دعوےٰ کو مذہبی دنیا کے سامنے بظاہر مشکوک سا بنا دیا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ یہود کا یہ عارضی قبضہ بھی قرآن مجید کے عالمگیر کتاب ہونے کی دلیل ہے۔ اس لئے کہ خود قرآن مجید نے سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۰۵ میں پہلے سے اس کی خبر دے رکھی ہے۔

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَۃِ جِئْنَا بِکُمْ لَفِیْفًا۔

(بنی اسرائیل: ۱۰۵)

علاوہ ازیں اس میں یہ حیرت انگیز پیشگوئی بھی موجود ہے کہ

وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ۝

(سورۃ انبیاء: ۱۰۶)

یعنی ہم نے زبور میں کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد یہ لکھ چھوڑا ہے کہ ارض مقدس کے وارث میرے نیک بندے (یعنی خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی خادم) ہوں گے۔

فلسطین میں اسلامی حکومت کے قیام کی پیشگوئی

چنانچہ حضرت مصلح موعود نے آج سے ٹھیک بیس برس قبل اسی ربوہ میں اور اسی مقدس سٹیج پر اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ:

"لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ سارا انتظام جس کو یو این او کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ پر لا کر مسلمانوں کو بسائیں۔

سو خدا تعالیٰ کے عبادی الصالحون محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ ایچ بم کچھ کر سکتے ہیں۔ نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے یہ تو ہو کر رہنی ہے۔ چاہے دنیا کتنا زور لگائے۔"

(سیر روحانی جلد سوم ص ۵۳)

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

درخواست ہائے دعا

۱۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر خاکسار کے بچے بیمار ہو گئے تھے اب تک بھی ہیں۔ قارئین الفضل سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

محمد سلیم سیکرٹری مال گھٹو کے ججہ

۲۔ میری والدہ پندرہ روز سے قولنج کی درد کے ساتھ شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(حنیف احمد محمود متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رُومانی :- طاقت کی دوا۔ اعصابی کمزوری کا زود اثر علاج — قیمت :- ۱۰/- روپے — **ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ فون ۵۳۴**

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ و سادہ زیورات اور

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ فون ۵۲۶۲۳

شاہراہ قائدِ اعظم ۔ لاہور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ

لاہور

فون ۶۲۶۱۸ کو ہمیشہ یاد رکھیں

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۲۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ٹریکٹر برائے فروخت

ایک عدد میسی فرگوسن ٹریکٹر ماڈل ۱۹۶۹ء

بالکل اچھی حالت میں قابلِ فروخت ہے۔

ضرورت مند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر ملیں :-

برکات احمد ۲۴/۱۸ دارالرحمت وسطی ۔ ربوہ

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دانت نکالنے کی تکالیف

پرانے دستوں، بدہضمی اور مٹی کھانے کی عادت کیلئے

بہترین ٹانک ہے۔ فی شیشی -/۳ روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

فون نمبرز :- ۶۰۶، ۶۰۷

توجّہ فرمائیں

ہماری کمپنی کا نمائندہ مارچ ۱۹۷۵ء میں مشرق وسطیٰ اور دیگر مغربی ممالک میں تجارتی مقاصد کے لئے جا رہا ہے۔ جو احمدی احباب اپنی مصنوعات کو ایکسپورٹ کرنے کے خواہشمند ہوں۔ خاص طور پر ہینڈی کرافٹ مصنوعات یا دیگر ہر قسم کا سامان تو وہ اپنی مصنوعات کے نمونہ جات لیکر ذاتی طور پر ملیں یا پوری تفصیل کے ساتھ خط تحریر فرمائیں۔

اے۔ چوہدری اینڈ کمپنی، امپورٹرز اینڈ ایکسپورٹرز

۲۵ - برانڈرتھ روڈ۔ رام گلی نمبر ۱ لاہور فون ۵۸۲۴۲

خالص سونے و چاندی کے زیورات

جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کے لئے

فینسی گولڈ سمتھ

کو یاد رکھیں!

نیز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور زیورات کی خرید فروخت کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

چوہدری لطیف احمد زرگر آف لہر راجپوت گولبازار ربوہ

ھُوَ الشَّافِی

آپکے دانت قیمتی موتی ہیں!

ان کی قدر کیجئے

اگر پائیوریا (ماسخورہ) کی تکلیف ہو تو "پائیوریا کیور"۔ اور اگر کیریز (گھن) کی تکلیف ہو تو "کیریز کیور" استعمال کریں۔

فی کورس -/۱۰ روپے ۔ وی پی -/۱۱ روپے

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں۔

کیور ریڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶، ۶۰۷

خان گڈز فارورڈنگ ایجنسی

چوک سرائے کالا ٹیکسلا

کرش، ریت، بجری۔

جنرل آرڈر سپلائرز

فون نمبر ۵ [illegible]

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ

الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔

چندہ سالانہ -/۱۰ روپے

(مینیجر)

الفضل میں اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریکِ جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

سالانہ چندہ -/۵ روپے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۰ روپے — **نورِ نظر** اولادِ نرینہ کے لئے کورس -/۳۵ روپے — **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون [illegible] ۵۳۸**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلان برائے سال ۱۳۵۴ ہش ۱۹۷۵ء

علمی تصانیف پر ۷ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں :۔

پہلا انعام۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفاتِ الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورتِ شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام۔ تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخِ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت"۔ (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا)۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام۔ کوئی علمی موضوع جو اُوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شـــــــرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اِس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ر دسمبر تک شمار ہوگا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسوداتِ کتب شامل کئے جا سکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(۵) پُرانی کتب زیرِ غور نہ آئیں گی۔

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر پورا اُترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اِس غرض کے لئے صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اُترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنّف کا ہوگا لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۱/۴ حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا۔ اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنّف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلّد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(۸ الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیرِ غور ہو اور مصنّف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتا ہے۔ یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(۸ ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گی۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنّف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کر لے۔

(۱۰) اِس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا، صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں اس کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(نوٹ) ۱۔ انعامی مقابلہ میں مقالہ جات بھجوانے والے دوست یہ بھی وضاحت فرما دیں کہ ان کا مقالہ کون سے انعام (پہلے یا دوسرے وغیرہ) کی کس شق میں آتا ہے۔

۲۔ مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرکے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب رہنمائی کر سکے۔

۳۔ مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں جن میں کتاب کا سنِ طباعت اور مصنّف کا نام بھی ضروری طور پر شامل کیا جائے۔

۴۔ انگریزی خواں طبقہ توجہ کرے، جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہو سکے گا۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

۲۹ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق میرے بھانجے عزیزم ڈاکٹر انور محمد سرفراز علی صاحب ابن مکرم الحاج کیپٹن ڈاکٹر ابوالحسن صاحب امیر جماعتِ احمدیہ پاربتی پور (بنگال) کا نکاح عزیزہ ڈاکٹر نصرت جہاں مالک صاحبہ بنت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر بعوض مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے پڑھا۔ عزیزم ڈاکٹر انور محمد سرفراز علی صاحب خان بہادر مولوی مبارک علی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ بنگال کے پوتا اور ڈاکٹر سید اعزاز حسین صاحب مرحوم بھاگلپوری (بہار) کے نواسہ ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور اسلام و احمدیت کے لئے باعثِ برکت بنائے اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(سیدہ زہرہ بیگم ہیڈ مسٹرس مریم صدیقہ گرلز ہائی سکول حیدرآباد۔ سندھ)

خطرناک چارہ بے خطر والے

بشرطیکہ آپ کے پاس **اکسیر اپھارہ** کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ کے استعمال نے خدا کے فضل سے خطرناک اپھارہ میں مبتلا سینکڑوں جانوروں کی جان بچائی ہے۔ فی پیکٹ ۱/- درجن یا زیادہ پر ۳۳ فیصدی کمیشن۔

مفید لٹریچر مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

کیل، پھنسیاں، داغ دھبے دُور کرنے کیلئے ہمیشہ

فریگرینٹ انٹی پمپل کریم

استعمال کیجئے۔ قیمت ۴/- روپے۔

پم انٹی پمپل ٹیبلٹ

جگر و معدہ کی اصلاح کرتی ہیں۔ خون صاف کرکے کیل، پھنسیاں، داغ دھبے دُور کرکے رنگت نکھارتی ہیں۔ قیمت ۴/- روپے۔

المنار دواخانہ ربوہ

غذا جزو بدن بنانے اور خون پیدا کرنے کے لئے "**پیور الفلفا ٹانک**" بے حد مفید ہے۔ دل دماغ پھیپھڑے۔ گردہ مثانہ کو صحتمند بناتا اور کسی بھی وجہ سے ہونے والی کمزوری کو فوری اور مستقل دُور کرنے میں مجرب ہے۔

فی شیشی ۴/- بذریعہ ڈاک ۵/۵۰

شاہ ہومیوپیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴